1. جشن عید میلادالنبی کی حقیقت
2. جشن عید میلاد نہ منانے
والوں پر بیجا اعتراض
تحریر : شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ
داعی و مبلغ اسلامک دعوۃ سنٹر شمالی
طائف (مسرہ) سعودی عرب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جشن عید میلاد النبی کی حقیقت

دنیا میں نبی ﷺ کی آمد باعث رحمت، آپ کی بعثت باعث تسکین وراحت اور آپ کی رسالت و نبوت باعث نجات وکامیابی ہے۔ ہمیں آپ کی ولادت مبارکہ پہ بیحد فرحت وانبساط ہے۔ ہم آپ ﷺ سے بیحد محبت کرتے ہیں ۔ کائنات کی ہر چیز سے زیادہ بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ آپ سے محبت کرتے ہیں۔ اس بات پہ ایمان رکھتے ہیں کہ آپ ﷺ سے محبت ایمان کا حصہ اور ہمارے اوپر محبت رسول ﷺ فرض وواجب ہے، اس فرض میں کوتاہی کرنے والا ایمان کی حلاوت سے محروم اور محبت رسول ﷺ کی چاشنی سے کوسوں دور ہے۔ وہ آدمی مومن نہیں ہو سکتا جب تک دنیا کی ہر چیز سے زیادہ نبی ﷺ سے محبت نہ کرے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

لا يؤمنُ أحدُكم حتى أكونَ أحبَّ إليه من ولدِه ووالدِه والنَّاسِ أجمعينَ(صحيح مسلم:44)

ترجمہ: کوئی شخص اس وقت تک مومنِ کامل نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے بال بچے، والد، اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔

یہاں محبت کی تھوڑی وضاحت ہو جائے کہ مختلف قسم کے افراد سے محبت کا انداز بھی مختلف ہوتا ہے۔ والدین سے محبت کا طریقہ الگ ہے، اولاد سے اظہار محبت مختلف ہے، بیوی سے محبت برتنے کا انداز جداگانہ ہے، اللہ اور اس کے رسول سے محبت کا انداز وطریقہ الگ ہے۔ محبت رسول کا مطلب اتباع رسول اور محبت سنت رسول اللہ ہے جو قرآن کی مذکورہ آیت سے ظاہر وباہر ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (آل عمران:31)

ترجمہ: (اے نبی!) کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا اور اللہ بڑا معاف کرنے والا رحیم ہے۔

اللہ کی محبت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی جائے اور رسول اللہ کی اطاعت و پیروی نہ صرف اللہ کی محبت ہے بلکہ نبی کی محبت بھی ہے۔آل عمران کی اگلی آیت میں اتباع رسول سے منہ موڑنے والے کو ایسا کافر کہا ہے جس سے اللہ محبت نہیں کرتا۔فرمان الٰہی ہے:

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ (آل عمران:32)

ترجمہ:(اے نبی!) کہہ دو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر وہ منہ پھیریں تو بے شک اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

اور حدیث رسول سے بھی پتہ چلتا ہے کہ سنت رسول سے محبت نبی ﷺ سے محبت ہے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

من أحبَّ سنَّتي فقد أحبَّني ومن أحبَّني كانَ معي في الجنَّةِ(مشكوة)

ترجمہ: جس نے میری سنت سے محبت کی گویا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔

☆اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے مشکوۃ کے مقدمہ میں حسن کہا ہے۔(تخریج مشکاۃ المصابیح:136/1)

یہی بات محبت رسول کے تقاضے سے بھی معلوم ہوتی ہے،آپ ﷺ سے محبت کا تقاضہ ہے کہ آپ کا احترام کیا جائے،آپ سے قلبی محبت کی جائے،آپ کی اطاعت اور آپ کی اتباع کی جائے،آپ پر درود پڑھا جائے،امہات المومنین،آل بیت،صحابہ کرام اور آپ کے نقش قدم پر چلنے والے تمام لوگوں سے محبت کی جائے اور بدعت وضلالت سے دور رہا جائے۔آپ سے محبت کی نشانی ہے کہ آپ کی سنت سے محبت کریں،آپ کی سنت کا علم حاصل کریں،آپ کی سنت پر عمل پیرا ہوں اور آپ کی سنت کو پھیلائیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ محبت رسول ﷺ کا حقیقی معیار اطاعت رسول اور اتباع رسول ہے جو بغیر اطاعت رسول کے محبت کا دعوی کرتا ہے وہ اپنے دعوی میں جھوٹا ہے۔اس کا نقشہ ایک عربی شعر میں بہترین انداز میں کھینچا گیا ہے۔

لو کان حبک صادقا لاطعتہ -ان المحب لمن یحب مطیع

شعر کا ترجمہ: اگر تمہاری محبت سچی ہوتی تو تم اسکی اطاعت کرتے کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کا مطیع وفرمانبردار ہوتا ہے۔

شرک وبدعت اور تصوف میں غرق نام نہاد بعض مسلمانوں نے محبت رسول کا ڈھونگ رچ کر جشن عید میلاد النبی ﷺ کو امت اسلامیہ میں اس طرح سے رواج دیا ہے کہ سادہ لوح عوام انہیں ہی اصل محب رسول سمجھتے ہیں جبکہ یہ دین میں نئی ایجاد اور محبت رسول کے نام پر عداوت رسول کا چور دروازہ ہے۔

جشن عید میلاد النبی چار کلموں پر مشتمل سیکڑوں شرکیہ وبدعیہ اعمال کو اپنے اندر سموئے ہوا ہے۔پہلے چند وجوہ سے اس جشن کا رد ملاحظہ کریں۔

(1) اسلام میں دو ہی سالانہ عیدیں ہیں جن کی تعیین محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہے، یہ جشن عید میلاد النبی اسلامی عید میں اضافہ ہے جو بدعت میں شمار ہوگا۔

(2) اسلام میں کسی کے جنم دن منانے کا تصور ہی نہیں ہے، نبی ﷺ کی چار بیٹیاں پیدا ہوئیں، بیٹے پیدا ہوئے مگر کسی پہ جشن ولادت نہیں منایا، نہ ہی منانے کا حکم دیا۔آپ ﷺ اپنی ولادت باسعادت پہ بھی کسی سال ماہ ربیع الاول میں جشن ولادت نہیں منایا، نہ ہی کسی کو منانے کا حکم دیا جبکہ متعدد بار آپ کی زندگی میں ماہ ربیع الاول آیا۔اور نہ اپنے طور پر ہی سہی کسی صحابی نے، تابعی یا تبع تابعی نے اسے منایا جو اس بات کو سمجھنے کے لئے کافی ہے کہ جشن عید میلاد النبی غیر مسنون اور بدعت سیئہ ہے۔

(3) یہ بات باتفاق رائے متعین ہے کہ آپ ﷺ کی وفات بارہ ربیع الاول کو ہوئی مگر تاریخ پیدائش میں اہل علم اور اہل سیر کے درمیان اختلاف ہے۔کسی نے دو، کسی نے آٹھ، کسی نے دس، کسی نے بارہ، کسی نے سترہ، کسی نے اٹھارہ اور کسی نے بائیس ربیع الاول بتایا ہے۔زیادہ مشہور اقوال میں سے 9 اور 12 ربیع الاول ہے۔اگر 9/ربیع الاول کو تاریخ پیدائش مانتے ہیں تو بارہ کو جشن عید میلاد منانا ایک طرح کا سخریہ اور کھلواڑ مانا جائے گا اور اگر 12/ربیع الاول کو مانتے ہیں تو یہ دن تاریخ وفات بھی ہے۔طاہر القادری بریلوی نے لکھا ہے بارہ ربیع الاول کو صحابہ غمگیں رہا کرتے مگر یہ پیٹ کے پجاری 12/ربیع الاول کو جشن مناتے ہیں اور حلوے پوڑی سے شیطانی پیٹ بھرتے ہیں۔کیا یہی ہے محبت رسول اور محبت صحابہ؟

آپ اپنے اوپر قیاس کر کے دیکھ لیں کہ اگر 12/ ربیع الاول آپ کے والد صاحب پیدا ہوئے ہوں اور اسی دن وفات بھی پاجائیں تو آپ یوم وفات منائیں گے یا یوم ولادت ؟اپنا معاملہ ہو تو بات جلدی اور زیادہ سمجھ میں آتی ہے۔

(4) دنیا والے جنم دن زندہ لوگوں کا مناتے ہیں کیونکہ مرنے کے بعد تو نہ ختم ہونے والا غم لاحق ہوتا ہے کوئی کیسے جنم دن منائے گا۔ زندہ رہتے ہوئے یوم پیدائش منانا تو سمجھ میں آتا ہے کیونکہ انسان کو مزید ایک سال ملنے پر خوشی ہوتی ہے گو کہ یہ بھی اسلام کی نظر میں جائز نہیں ہے میں صرف عقلی بات کر رہا ہوں۔ یہ کتنی بڑی زیادتی ہے کہ نبی ﷺ کی وفات پانے پہ جشن میلاد منایا جائے جبکہ امت کو آپ کے جانے کا بہت بڑا غم ہے، خصوصا آج کے شرک وبدعت اور شر وفساد سے پر زمانے میں آپ کی جدائی کا غم وہی محسوس کر سکتا ہے جس کے دل میں نبی سے سچی محبت ہو گی اور آپ کی وفات پہ وہی خوشی منائے گا جو شیطان کا چیلا ہو گا۔

(5) آپ ﷺ کی تاریخ ولادت میں شدید اختلاف اس بات کا غماز ہے کہ پہلے زمانوں میں آپ کی تاریخ پیدائش پہ جشن نہیں منایا گیا، اگر آپ کا یوم ولادت منایا گیا ہوتا تو امت کو آپ کی تاریخ پیدائش کا بخوبی علم ہوتا۔

جب ہم تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ساتویں صدی ہجری میں 625 ہجری میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے بہنوئی اور موصل کے قریبی شہر اربل کے گورنر ملک مظفر ابو سعید کوکبوری نے ایجاد کیا۔ یہ فضول خرچ اور بداخلاق بادشاہ تھا اور ناچ گانے کا رسیا تھا۔ اس کے زمانے کے (ایک کذاب، جھوٹی حدیثیں گھڑنے والا جسے معلوم تھا کہ بادشاہ میلادالنبی کا دلدادہ ہے) ابوالخطاب بن دحیہ نامی شخص نے بادشاہ کو خوش کرنے کے لئے میلاد پہ کتاب لکھی جس کا نام ہے "التنویر فی مولد البشیر النذیر"۔ جب کذاب مصنف نے اس کتاب کو شاہ اربل پر پیش کیا تو اس نے ابن دحیہ کو ایک ہزار سونے کا دینار انعام میں دیا جو 375 تولہ سونا بنتا ہے۔ یہ گورنر بہت طمطراق اور فضول خرچی کے ساتھ عید میلاد مناتا تھا اور اس میں اپنی سلطنت کے سارے لوگوں کو بلاتا تھا جس کی وجہ سے ساری سلطنت میں یہ بدعت رواج پا گئی۔

اس زمانے کے میلادی جشن عید میلاد النبی پہ مختلف قسم کے اسباب وعوامل بیان کرتے ہیں جنہیں ان کے رد کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

(1) کہا جاتا ہے کہ ہر سال جشن عید میلاد منانے سے محبت رسول میں اضافہ ہوتا ہے حالانکہ ہمیں معلوم ہے کہ اللہ تعالی نے نبی پاک کا ذکر دنیا میں سب سے زیادہ بلند کیا ہے۔اللہ کا فرمان ہے : ورفعنا لک ذکر۔(اے نبی ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا ہے)جب آپ کا ذکر اذان، نماز، تلاوت، درس قرآن، درس حدیث، علمی مذاکرہ اور بیانات کے ذریعہ ہر آن ہوتا رہتا ہے تو ذکر کے لئے سال میں صرف ایک دن متعین کرنا حب رسول نہیں ہے بلکہ حب رسول کے نام پہ دھوکہ ہے۔

(2)اسی طرح کہا جاتا ہے کہ اس جشن کے ذریعہ نبی کے اوصاف اور نسب کا جاننے کا موقع ملتا ہے۔ایک مسلمان کے لئے نبی کی زندگی میں نمونہ ہے اس لئے ہمیشہ آپ کے سنن اور اوصاف کو جاننا ہے تاکہ ان اوصاف کے ہم بھی حامل بنیں جو اوصاف ونسب کے جاننے کے لئے سال میں ایک دن متعین کرتے ہیں ان کے پاس جشن میلاد سے دنیاوی غرض تو ہوگی مگر دینی غرض نہ ہوگی اور جب دینی غرض نہ ہو تو حب رسول کا دعوی کیسا؟

(3)اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس دن ذکر کرنے، تلاوت کرنے، درود پڑھنے، اظہار محبت کرنے اور صدقات وخیرات کرنے کا موقع ملتا ہے۔یہ سارے جشن عید میلاد منانے کے جھوٹے بہانے ہیں، ان سے صرف دنیاوی غرض ہے، میں نے اوپر بھی کہا کہ نبی ﷺ کی ذات گرامی ایک مومن کے لئے نمونہ ہے۔ایک مومن ہونے کی حیثیت سے ہمیں سدا آپ کا ذکر کرنا چاہئے، آپ پر درود پڑھنا چاہئے، آپ سے اور آپ کی سنت سے محبت کا اظہار کرنا چاہئے اور فقراء ومساکین میں صدقات وخیرات عام کرنا چاہئے۔ان کار خیر کے لئے سال کا ایک دن متعین کرنا جہاں دین میں نئی ایجاد (بدعت) ہے وہیں دین سے بے اعتنائی، بے توجہی، لاپرواہی اور رسول کی اطاعت میں خیانت ہے۔

اسی طرح میلادی حضرات قرآن وحدیث کے نصوص سے الٹا پلٹا مطلب نکالتے ہیں، انہیں توڑ مروڑ کر بیان کرتے ہیں جس سے عوام کو دھوکہ ہو جاتا ہے۔یہاں ان کے ذکر کا موقع نہیں ہے، تاہم آپ کو ایک قاعدہ بتادیتا ہوں جس سے میلادی دلائل کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

جاء الحق بریلویوں کی معتبر کتاب ہے، اس کے مصنف احمد یار خاں نعیمی میلاد کے متعلق لکھتے ہیں: لَمْ يَفْعَلْهُ أَحَدٌ مِّنَ الْقُرُونِ الثَّلَاثَةِ، إِنَّمَا حَدَثَ بَعْدُ(جاء الحق : ٢٣٦/١)

ترجمہ: میلاد شریف تینوں زمانوں میں کسی نے نہ کیا، بعد میں ایجاد ہوا۔

گویا جشن عید میلاد النبی نہ تو نبی ﷺ کے زمانے میں تھا، نہ ہی صحابہ کرام کے زمانے میں تھا اور نہ ہی تابعین و تبع تابعین کے زمانوں میں تھا۔

یہی مصنف اپنی اسی کتاب کے صفحہ 204 پر بدعت کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وہ اعتقاد یا وہ اعمال جو کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ حیات ظاہری میں نہ ہوں بعد میں ایجاد ہوئے"۔

بریلوی مصنف کے ان دونوں عبارتوں کا خلاصہ اور مطلب یہ ہوا کہ خیر القرون میں جشن میلاد نہیں منایا جاتا تھا، یہ نبی کے بعد کی ایجاد ہے اس وجہ سے بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت و گمراہی ہے جو جہنم میں لے جائے گی۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

وَكلَّ محدثةٍ بدعةٌ وَكلَّ بدعةٍ ضلالةٌ وَكلَّ ضلالةٍ في النَّارِ (صحيح النسائي:1577)

ترجمہ: اور ہر نئی ایجاد بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اس میلاد میں انجام دئے جانے والے شرکیہ وبدعیہ امور کو بھی دیکھیں کہ ان کا اسلام سے اور محبت رسول سے کیا واسطہ ہے؟

روضہ رسول کی شبیہ بنانا، شرکیہ نعتیں، اشعار اور قوالیاں گانا، نبی کو حاضر وناظر ہونے کا عقیدہ رکھنا اور اس عقیدے سے مجلس میں قیام کرنا، چراغاں کرنا اور اس پہ ہزاروں روپئے صرف کرنا، جھنڈیاں لگانا، نعلین شریفین کی تصویر بنانا، اس پہ محمد ﷺ کا نام لکھنا، عورت و مرد کا باہم اختلاط، ناچ گانا، باجا گاجا، ڈھول تماشہ، آتش بازی، بےہودہ حرکتیں، ناجائز کھیل کود، مشعل بردار جلوس وغیرہ کون سا اسلام ہے اور کیا یہ محبت رسول ہے؟ یہاں عمل کی قبولیت کے متعلق معیار بھی جان لیں تاکہ اس معیار پر جشن عید میلاد النبی کو پرکھ کر دیکھ سکیں۔ اللہ کے یہاں عمل کی قبولیت کے لئے تین شرائط ہیں۔

پہلی شرط: عمل میں اخلاص پایا جائے۔ جشن عید میلاد میں اخلاص کا فقدان ہے، یہ صرف دنیا کو دکھانے کے لئے ایک قسم کی نوٹنکی ہے، اس میں شرک وکفر کا انجام دینا اپنی جگہ۔

دوسری شرط: عقیدہ توحید کا پایا جانا۔ میلادیوں کا عقیدہ ہے نبی وفات نہیں پائے ہیں وہ حاضر و ناظر ہیں، آپ ﷺ کو عالم الغیب مانتے ہیں، آپ کو حاجت روا سمجھتے ہیں، ان کے علاوہ بہت سے کفریہ و شرکیہ عقائد ان کے یہاں پائے جاتے ہیں۔

تیسری شرط: عمل کا سنت کے مطابق ہونا۔ جشن عید میلاالنبی سنت کی مخالفت ہے کیونکہ سنت سے اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

کلام آخر یہ ہوا کہ جشن عید میلادالنبی منانا بدعت مروجہ ہے جو 625 ہجری میں ایجاد کی گئی۔ اس میں حب رسول کی کوئی بات نہیں پائی جاتی ہے، یہ حب رسول کے نام پر سراسر دھوکہ، فراڈ، دنیا طلبی، بدعات اور سیئات کو فروغ دینا ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو محبت رسول کے اس جھوٹے دعوے اور جھوٹے دعویداروں سے بچائے۔ آمین

========================

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

جشن عید میلاد نہ منانے والوں پر بیجا اعتراض

بعض لوگ ہم پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جب آپ لوگ عید میلاد نہیں مناتے تو دوسرا گناہ کیوں کرتے ہیں؟، جب ہم جشن میلاد کی دعوت دیتے ہیں تو اس میں شریک ہونے سے کیوں بھاگتے ہیں جبکہ یہ تو خالص نبی ﷺ کی محبت میں قائم کی گئی محفل ہے اور آپ لوگ نہ جانے کون کون سا برا عمل کرتے ہیں اس سے کوئی خوف نہیں؟۔

یہ اعتراض بیجا قسم کا ہے، اگر آپ ہمارے مسلمان بھائی ہیں تو ہمیں گناہوں کا طعنہ نہیں دیں، ہم انسان ہیں غلطی ہو سکتی ہے اس غلطی پہ ہمیں متنبہ کریں اور اسے مل جل کر ختم کرنے کی کوشش کریں۔ایک سچے مسلمان کا یہی طریقہ ہے جیساکہ نبی ﷺ کے فرمان سے واضح ہے۔اگر ہم گناہ کو گناہ نہیں کہیں تو اعتراض کیا جاسکتا ہے مگر ہم میں اور آپ میں فرق یہ ہے کہ آپ کو بارہا میلاد منانے سے منع کیا جاتا ہے اور اس کام کو بدعت اور دین میں نئی ایجاد کہا جاتا ہے مگر آپ نہ مانتے ہیں اور نہ ہی اس بدعتی کام سے رکتے ہیں تو پھر ایک سچے مسلمان کو چاہئے کہ ایسی بدعت سے دور رہے اور اس میں کسی طرح معاون بننے سے بچا رہے۔

عید میلاد النبی منانا شرعی اعتبار سے بدعت کے حکم میں ہے جس کے بڑے مفاسد و نقصانات ہیں بلکہ اس بدعت کے پیچھے بہت سے کفریہ وشرکیہ اعمال بھی انجام دئے جاتے ہیں اور بدعت ایجاد کرنے والا ضلالت و گمراہی کا مرتکب ہے اور بدعت جہنم میں لے جانے والی ہے۔اللہ نے ایسے شخص کو بڑے گمراہوں میں شمار کیا ہے، فرمان الٰہی ہے: وَمَنۡ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيۡرِ هُدًى مِنَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يهۡدِى الۡقَوۡمَ الظَّالِمِينَ (القصص:50)

ترجمہ: اور اس شخص سے بڑا گمراہ کون ہوگا جو اللہ تعالی کی (نازل کردہ شرعی) ہدایت کے بجائے اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔یقینا اللہ تعالی ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اور نبی ﷺ کا فرمان ہے: وَكلَّ محدثةٍ بدعةٌ وَكلَّ بدعةٍ ضلالةٌ وَكلَّ ضلالةٍ في النَّارِ(صحيح النسائي:1577)

ترجمہ: اور ہر نوایجاد شدہ کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

توجو عمل دین میں اپنے من سے گھڑ لیا جائے اور اسے دین کا نام دے کر عمل کیا جائے کتنی بڑی جسارت ہے ؟۔دین تو نام ہے وحی الہی کا پھر خواہشات نفس پر چلنے کو دین کیسے کہا جائے گا؟العیاذ باللہ

بدعتی کو قیامت میں حوض کوثر سے روک دیا جائے گا اور اس لئے ہم بدعت کی شدت سے مخالفت کرتے ہیں کیونکہ بدعت اللہ اور اس کے رسول پر صریح بہتان والزام ہے۔عام لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ عمل اللہ اور اس کے رسول کے فرمان میں ہے جبکہ یہ دین میں نئی ایجاد ہے جس کے متعلق نبی ﷺ کا فرمان ہے۔

من أحدث في أمرِنا هذا ما ليس فيه فهو ردٌّ(صحيح البخاري:2697)

ترجمہ: جس کسی نے ہمارے دین میں نئی چیز کی ایجاد کی جو دین سے نہیں ہے' تو وہ مردود ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بدعتی کا کوئی عمل مقبول نہیں اور کلمہ گو مسلمان ہونے کے باوجود کل قیامت میں اسے وہی نبی ﷺ جن کے نام سے بدعت کرتے تھے ، سڑکوں پر جلوس اور نعرے لگاتے تھے اور جشن عید میلاد النبی کے نام پہ خوب گاتے پھرتے تھے ان بدعتیوں کو حوض کوثر سے روک دیں گے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أنا فرَطُكم على الحوْضِ ، وليُرفَعنَّ رجالُ منكم ثمَّ ليختلِجن دوني ، فأقولُ : يا ربِّ أصحابي ؟ فيُقالُ : إنَّك لا تدري ما أحدثوا بعدك(صحيح البخاري:6576)

ترجمہ: میں اپنے حوض پر تم سے پہلے ہی موجود رہوں گا اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے پھر انہیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں لیکن مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

ٹھیک ہے ہم گنہگار ہیں، نبی آدم کی تمام اولاد گنہگار ہیں، شدت کے ساتھ ہر گناہ کی مذمت کرتے ہیں اور اس سے بچنے کے لئے اللہ تعالی کی پناہ وتوفیق طلب کرتے ہیں۔یاد رکھیں کہ اللہ تعالی اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے وہ بھول چوک کو معاف کر دیتا ہے۔اسی طرح توبہ واستغفار سے گناہ کبیرہ کو بھی مٹا دیتا ہے اور عموما اللہ تعالی نیکیوں کی وجہ سے بنی آدم

کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے ، فرمان الہی ہے : إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ (هود:114)

ترجمہ: بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ ایک یاددہانی ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔

اور نبی ﷺ کا فرمان ہے : اتَّقِ اللَّهِ حيثُ ما كنتَ ، وأتبعِ السَّيِّئةَ الحسنةَ تمحُها ، وخالقِ النَّاسَ بخلقٍ حسنٍ(صحيح الترمذي: 1987)

ترجمہ: جہاں بھی رہو، اللہ سے ڈرو، اور گناہ کے بعد نیکی کرو؛ یہ نیکی گناہ کو مٹادے گی، اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔

تو یہ ہم اپنے گناہ کرنے کی دلیل نہیں پیش کر رہے ہیں بلکہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالی گناہوں کو توبہ واستغفار اور نیکیوں کی وجہ سے معاف کرنے والا ہے اور چاہے تو ویسے بھی بڑے سے بڑا گناہ معاف کر دے مگر کوئی شرک پر مر جائے تو اس کی بخشش نہیں ہوگی۔ اللہ کا فرمان ہے :

إِنَّ اللّهَ لاَ يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ وَمَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلاَلاً بَعِيدً(النساء: 116)

ترجمہ: یقینا اللہ تعالی اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے علاوہ جسے چاہے بخش دے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

اوپر بدعتی کا حال معلوم ہی ہے کہ دنیا میں بھی اس کے لئے زجر وتوبیخ ہے، اس کا عمل ضائع و برباد ہے اور آخرت میں بھی دھتکارا جائے گا۔ اور جشن عید میلاد النبی ایسی بدعت میں جس میں کفر و شرک بھی پایا جاتا ہے، فسق وفجور اور معصیت ونافرمانی اپنی جگہ۔

اللہ تعالی سے ہم ہر گناہ سے معافی طلب کرتے ہیں اور ہر قسم کی برائی سے بچنے کی توفیق وسعادت مانگتے ہیں اور اگر بھول سے یا عمداً گناہ سرزد ہو جائے تو نیکیوں کا وسیلہ لگا کر اللہ سے عفو کے طلب گار ہوتے ہیں مگر دین کے نام پر بدعت ایجاد کرنا کسی طور ہمیں گوارہ نہیں، نہ ہی ایسے شخص کو برداشت کریں گے جو من مانی اور گھڑی ہوئی باتوں کو دین الہی کا نام دے اور اس پر عمل کرے بلکہ شدت کے ساتھ اس کی مذمت کریں گے۔ شرک وبدعت کے خلاف جنگ کی نوبت آئی تو اس سے بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔